وفاق المدارس العربیہ کے انتخابات

محمد وسیم عباس

اسلام کے نام پر دنیا کے نقشے پر ابھرنے والا واحد اسلامی ملک پاکستان قیام کے پہلے روز سے ہی مغربی تہذیب او باطل تمدن کے نرغے میں ہے۔ کفریہ طاقتیں مسلمانوں سے ان کا تشخص چھین کر ان پر اپنی تہذیب مسلط کرنا چاہتی ہیں۔ اسلام دشمن عناصر امت مسلمہ کی شناخت مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ گزشتہ 63 سالوں کی مسلسل ثقافتی یلغار کے باوجود آج بھی اگر مسلمانوں کے دلوں میں ایمان کے دیے روشن ہیں اور ان کے قلوب واذہان میں اسلامی روایات اور اقدار کی محبت باقی ہے تو اس کی بنیادی وجہ پاکستان کے دینی مدارس ہیں جنہوں نے تہذیبوں کی اس جنگ میں امت مسلمہ کی ناؤ کو ڈوبنے نہیں دیا۔ ہر وار خود سہہ کر مسلمانوں کی شناخت کا تحفظ کیا۔ یہ مدارس ہی کا فیضان ہے کہ اس نے اب تک مسلمانوں کی دینی غیرت وحمیت کے جذبے کو مرنے نہیں دیا۔ یہی وجہ ہے کہ پورے یورپ، امریکا اور لادین قوتوں نے اپنی توپوں کا رخ دینی مدارس کی طرف موڑ دیا ہے۔ دینی مدارس اور اسلامی مکاتب ان کی آنکھوں میں سنگ ریزے بن کر کھٹک رہے ہیں۔ اب تو اہل مغرب دینی مدارس کے وجود کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے یہ راز جان لیا ہے کہ جب تک امت مسلمہ کے درمیان دینی مدارس قائم ہیں اس وقت تک مسلمانوں کی تہذیب وروایت اور شناخت کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔

پاکستان میں دینی مدارس کی یہ عظیم طاقت 1956ء تک مختلف ٹکڑیوں میں بٹی ہوئی تھی۔ اس وقت کے اکابر نے حالات کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس طاقت کو ایک جگہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا اور جید اکابر علماء کی صلاح ومشورہ کے بعد خالص دینی، مسلکی اور علمی تنظیم وفاق المدارس العربیہ کی بنیاد ڈالی۔ جس نے دینی مدارس کی طاقت پہلے سے دوچند ہوگئی۔

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کا پہلا اجلاس جامعہ خیر المدارس ملتان میں 14-15 ربیع الثانی 1379ھ 18-19 اکتوبر 1957ء کو حضرت مولانا خیر محمد جالندھری کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں ''وفاق'' کے دستور کی

منظوری کے ساتھ تین سال کے لئے عہدیداران کا انتخاب عمل آیا جس کے مطابق شمس العلماء حضرت مولانا شمس الحق افغانی کو صدر، استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری کو نائب صدر اول، محدث وقت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو نائب صدر دوم، حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کو ناظم اعلیٰ، فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو خازن نامزد کیا۔ تب سے لے کر اب تک "وفاق المدارس" نے دینی مدارس کے تحفظ و بقاء، اہل علم کے درمیان توافق و رابطہ، نظام تعلیم و امتحانات میں یکجہتی، جامع نصاب کی ترتیب، اسناد کے اجراء اور جدید علوم وفنون اور عصری تقاضوں کے مطابق حسب ضرورت جو اقدامات کئے ہیں وہ بلاشبہ تاریخ ساز ہیں۔

وفاق المدارس کے دستور میں درج دفعہ نمبر 7 کی شق نمبر 4 کے مطابق یہ طے کیا گیا تھا کہ "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کے صدر اور ناظم اعلیٰ کے لئے ہر پانچ سال بعد انتخاب ہوں گے۔ وفاق المدارس کے قیام کے بعد سے ہر پانچ سال بعد یہ انتخابات ہوتے رہے۔

حسب سابق پانچ سال پورے ہونے پر وفاق المدارس کی شوریٰ کا اجلاس اس سال 12 اپریل کو ملتان میں منعقد ہوا اور صدر و ناظم اعلیٰ کے لئے انتخابات ہوئے جس میں آئندہ پانچ سال کے لئے متفقہ طور پر بلا مقابلہ مولانا سلیم اللہ خان کو صدر اور مولانا محمد حنیف جالندھری کو جنرل سیکریٹری منتخب کرلیا گیا۔ مولانا سلیم اللہ خان اپنی علالت کے باعث اور مولانا محمد حنیف جالندھری اپنی دینی مصروفیات کے باعث وفاق المدارس کی صدارت اور نظامت کے منصب سے دستبرداری کا فیصلہ کر چکے تھے لیکن ان کی شاندار خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام علماء کرام نے ان پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا اور انہیں مجبوراً اگلی مدت کے لئے صدارت اور نظامت کے مناصب قبول کرنا پڑے۔ مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم گزشتہ 25 سال سے وفاق المدارس کی صدارت کے منصب پر فائز ہیں جبکہ مولانا محمد حنیف جالندھری 13 سال سے وفاق المدارس کے جنرل سیکریٹری کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس عرصے میں وفاق المدارس ایک عالمی سطح کی تنظیم بن کر ابھری اور اس کے ساتھ ساتھ دینی مدارس نے بے پناہ ترقی کی۔ عالمی اور ملکی سطح پر دینی مدارس کے حوالے سے شدید دباؤ، مدارس کے خلاف ہونے والی سازشوں اور بدترین پروپیگنڈے کے خلاف وفاق المدارس کی قیادت نے جس جرأت، استقامت اور حکمت وبصیرت سے جدوجہد کی اسے تاریخ کا ناقابل فراموش باب قرار دیا جارہا ہے۔

صدر وفاق المدارس العربیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی شخصیت برصغیر پاک وہند کے علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کے اجداد پاکستان کے جس علاقے سے ہندوستان منتقل ہوئے آج وہ علاقہ خیبر ایجنسی میں تیراہ کے قریب چورا کہلاتا ہے۔ آپ 25 دسمبر 1926ء کو ہندوستان کے ضلع مظفر نگر کے مشہور قصبہ حسن پور لوہاری کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے، آپ کا تعلق آفریدی پٹھانوں کے ایک خاندان ملک دین خیل سے ہے۔ حسن پور لوہاری ہمیشہ اکابرین کا مسکن و مرجع رہا ہے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے شیخ میاں جی نور

محمد صاحب رحمہ اللہ ساری زندگی اسی گاؤں میں سکونت پذیر رہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم حضرت حکیم الامت کے مشہور خلیفہ مولانا مسیح اللہ خان صاحب کے مدرسہ مفتاح العلوم میں حاصل کی۔ 1942ء میں آپ اپنے تعلیمی سلسلے کی تکمیل کے لئے ازہر ہند، دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے، جہاں آپ نے فقہ، حدیث، تفسیر و دیگر علوم وفنون کی تکمیل کی اور 1947ء میں آپ نے امتیازی نمبرات کے ساتھ سند فراغت حاصل کی۔

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد آپ نے اپنے علاقے میں موجود اپنے استاد و مربی حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، خلیفہ خاص حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ علیہ کی زیر نگرانی مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد میں تدریسی و تنظیمی امور انجام دینے شروع کئے۔ آٹھ سال تک شب و روز کی انتہائی مخلصانہ محنت کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ مدرسہ حیرت انگیز طور پر ترقی کی راہ پر گامزن ہوگیا اور مدرسہ کے طلبا کا تعلیمی اور اخلاقی معیار اس درجہ بلند ہوا کہ دارالعلوم دیوبند اور دیگر بڑے تعلیمی اداروں میں یہاں کے طلباء کی خاص پذیرائی ہونے لگی۔

مدرسہ مفتاح العلوم میں آٹھ سال کی شبانہ روز محنتوں کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ پاکستان کی مرکزی دینی درس گاہ دارالعلوم ٹنڈوالہ یار سندھ میں تدریسی خدمات انجام دینے کے لئے پاکستان تشریف لے آئے۔ تین سال یہاں پر کام کرنے کے بعد آپ ملک کے معروف دینی ادارے دارالعلوم کراچی میں تشریف لائے اور پھر مسلسل دس سال دارالعلوم کراچی میں حدیث، تفسیر، فقہ، تاریخ، ریاضی، فلسفہ اور ادب عربی کی تدریس میں مشغول رہے، اسی دوران آپ ایک سال حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں دارالعلوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ فارغ اوقات میں مختلف اسباق پڑھانے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ 23 جنوری 1967ء بمطابق شوال 1387ء میں آپ نے جامعہ فاروقیہ کراچی کی بنیاد رکھی جس کا شمار اس وقت دنیا کی بہترین درسگاہوں میں ہوتا ہے۔

آپ کی تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے 1980ء میں آپ کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا آپ نے وفاق کی افادیت اور مدارس عربیہ کی تنظیم و ترقی اور معیار تعلیم کے بلندی کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ وفاق کی تاریخ میں ایک قابل ذکر روشن باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ نے وفاق المدارس العربیہ کے لئے جو گراں قدر خدمات انجام دیں وہ درج ذیل ہیں:

آپ نے وفاق کے طریقہ امتحانات کو بہتر شکل دی، بہت سی بے قاعدگیاں پہلے ان امتحانات میں ہوا کرتی تھیں انہیں ختم کیا۔

پہلے وفاق میں صرف ایک امتحان دورہ حدیث کا ہوا کرتا تھا۔ آپ نے وفاق میں دورہ حدیث کے علاوہ سادسہ (عالیہ)، رابعہ (ثانویہ خاصہ) ثانیہ (ثانویہ عامہ)، متوسطہ، دراسات دینیہ اور درجات تحفیظ القرآن الکریم کے امتحانات کو لازمی قرار دیا۔

نئے درجات کے امتحانات کے علاوہ آپ نے ان تمام مذکورہ درجات کے لئے نئی دیدہ زیب عالمی معیار کی سندیں جاری

کروائیں۔وزارت تعلیم اسلام آباد سے طویل مذاکرات کیے جن کے نتیجے میں بغیر کسی مزید امتحان میں شرکت کیے وفاق کی اسناد کو بالترتیب ایم اے، بی اے، انٹر، میٹرک، مڈل اور پرائمری کے مساوی قرار دیا گیا۔فضلائے قدیم جو وفاق کی اسناد کے معادلے کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد سے محروم تھے ان کے لئے خصوصی امتحانات کا اہتمام کرایا تاکہ انہیں بھی وفاق کی سندیں فراہم کی جاسکیں۔وفاق سے ملحق مدارس میں پہلے سے موجود قلیل تعداد کو جو چند سو پر مشتمل تھی اور جس میں ملک کے بہت سے قابل ذکر مدارس شامل نہیں تھے اپنی صلاحیتوں سے قابل تعریف تعداد تک پہنچایا۔اب 2010ء میں یہ تعداد 12993 مدارس وجامعات پر مشتمل ہے۔جس کی بنا پر اب وفاق المدارس العربیہ کو ملک کی واحد نمائندہ تنظیم قرار دیا گیا ہے۔مدارس عربیہ میں موجود نظام کو بہتر کرنے کے لئے آپ نے نصاب درس اور اصلاحی کی مہم شروع کی چنانچہ اب پورے پاکستان میں یکساں نصاب پورے اہتمام سے پڑھایا جارہا ہے۔جبکہ پہلے صورت حال نہایت ابتر تھی اور تقریباً ہر مدرسہ کا اپنا الگ الگ نصاب ہوا کرتا تھا۔وفاق کے مالیاتی نظام کو بھی آپ نے بہتر کیا جب کہ پہلے کوئی مدرسہ اپنی فیس یا دیگر واجبات ادا کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتا تھا۔اب آپ کی مسلسل توجہ کے نتیجے میں وفاق ایک مستحکم ادارہ بن چکا ہے۔آپ نے وفاق کے مرکزی دفاتر کی طرف بھی توجہ کی اور اس کے لئے بہتر و مستقل عمارت کا انتظام کرایا جب کہ اس معاملے میں پہلے عارضی بندوبست اختیار کیا جاتا تھا۔آپ کی انہی گراں قدر خدمات کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کو 1989ء میں وفاق کا صدر منتخب کرلیا گیا، جب سے لے کر آج تک آپ بحیثیت صدر وفاق کی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔جبکہ وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری 1963ء کو پاکستان کے شہر ملتان میں پیدا ہوئے۔درس نظامی کی تکمیل جامعہ خیر المدارس سے کی۔بعدازاں 1981ء میں جامعہ خیر المدارس کے رئیس منتخب ہوئے۔جامعہ المدارس ملک کی عظیم دینی یونیورسٹی ہے جس کی بنیاد مولانا محمد حنیف جالندھری کے جد امجد مولانا خیر محمد جالندھری نے 1931ء میں جالندھری میں رکھی، قیام پاکستان کے وقت یہ ادارہ ملتان میں منتقل ہوا اور عرصہ 70 سال سے مذہبی و دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔قاری محمد حنیف جالندھری 1989ء تا 1998ء تک وفاق المدارس العربیہ کے نائب صدر کے عہدے پر فائز رہے جبکہ 1998ء سے تاحال ناظم اعلیٰ وفاق المدارس کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن تحریک ملت اسلامیہ پاکستان کے صدر، متحدہ علماء کونسل پاکستان کے رابطہ سیکریٹری، مجلس تحقیقات اسلامی کے ناظم اعلیٰ، تمام مکاتب فکر کے دینی رسائل وجرائد کی نمائندہ تنظیم رابطہ مجلات اسلامیہ کے سیکریٹری جنرل، مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کی مرکزی شوریٰ کے رکن، جامعہ اشرفیہ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن، صوبائی امن کمیٹی حکومت پنجاب کے رکن، ملی یکجہتی کونسل ملتان ڈویژن کے سربراہ اور ڈویژنل امن کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔آپ عراق، کویت، اردن، مصر، سعودی عرب، ترکی، متحدہ عرب امارات، برطانیہ، ساؤتھ افریقہ، ہندوستان، افغانستان، فرانس، جرمنی، بلجیم، ہالینڈ، ناروے، سویڈن،

ڈنمارک، سوئزرلینڈ، تھائی لینڈ اور دیگر متعدد ممالک میں دینی، تعلیمی، سرکاری اور غیر سرکاری بین الاقوامی کانفرنسوں سے بھی خطاب کر چکے ہیں۔ 12 اپریل کو وفاق المدارس کے اجلاس میں دیگر فیصلوں کے ساتھ ساتھ اسکول اور کالجز کے طلباء اور طالبات کے لئے بنیادی دینی تعلیم کے ایک سالہ مختصر کورس کے اجراء کا بھی فیصلہ کیا گیا اس ضمن میں القرآن کورسز نیٹ ورک کا مرتب کردہ نصاب، نصابی کمیٹی کو جائزہ کے لئے بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا۔ وفاق المدارس العربیہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ وقت کی ضرورت کے مطابق تعلیمی نظام کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے ہر ممکنہ اقدامات کرتا ہے۔

''وفاق المدارس'' جیسی فعال، متحرک اور ملک گیر تنظیم کی بدولت دینی ذوق اور مدارس دینیہ کی تعداد میں ماضی کی نسبت بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ان مدارس سے دعوت و تبلیغ، جہاد و قتال، تدریس و تعلیم اور وعظ و خطابت، غرضیکہ ہر میدان میں نوجوان مبلغین واعظین، مقررین اور مجاہدین آگے آ رہے ہیں۔ دعوت و تبلیغ اور جہاد کے جذبات و اثرات انہی مدارس کی بدولت عام معاشرے میں دکھائی دے رہے ہیں۔ بحمد للہ کراچی سے پشاور تک تقریباً 13 ہزار سے زائد مدارس دینیہ ''وفاق المدارس العربیہ'' سے ملحق ہیں، جن سے ہر سال ہزاروں طلباء و طالبات ''وفاق'' کے امتحانات میں شرکت کرتے ہیں۔ 2010ء تک وفاق المدارس کے فضلاء کی تعداد 651620، فاضلات کی تعداد 507519 اور حفاظ کی تعداد 629230 ہو چکی ہے، جبکہ ''وفاق'' سے ملحق مدارس میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تعداد 17 لاکھ سے متجاوز ہے۔

''وفاق المدارس'' کے زیر اہتمام منعقدہ امتحانات کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ یہ آزاد کشمیر سمیت ملک کے چاروں صوبوں میں یکساں تاریخوں اور اوقات میں منعقد ہوتے ہیں۔ اور دارالخلافہ سے لے کر معمولی قصبہ تک ایک ہی نصاب تعلیم کے تحت لئے جاتے ہیں۔ نصاب تعلیم کی وحدت و یکسانیت کی بدولت چھوٹے بڑے تمام اداروں کے طلباء کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے اور ملکی سطح پر ان کے درمیان صحت مندانہ مسابقت اور امور خیر میں آگے بڑھنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اس وقت دینی مدارس کے نظم و ضبط، تعلیم و تدریس اور نظام امتحانات میں بہت سی خوبیاں ایسی ہیں جو ''وفاق المدارس'' کے قیام سے قبل نہ تھیں۔

ملک گیر سطح پر تمام دینی مدارس کی ایسی فعال اور مربوط تنظیم کی مثال دیگر اسلامی ممالک تو کجا خود برصغیر میں بھی نہیں ملتی۔ بنگلہ دیش، بھارت، برما اور افغانستان پاکستان کے پڑوسی ممالک ہیں اور ان میں بھی دینی مدارس ہزاروں کی تعداد میں ہیں، لیکن یہ امتیاز اور اعزاز صرف پاکستان کے دینی مدارس کو حاصل ہے کہ وہ ایک مربوط تعلیمی نظام سے وابستہ ہیں اور کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت اور شعائر اسلام کے تحفظ و بقاء کے لئے ان کی آواز ایک ہے۔ ارباب اختیار کو بھی یہ بات ہر وقت ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ دینی مدارس کی بقا میں ہی پاکستان کی بقا ہے۔

☆☆☆